شراب نوشی کے
اتہام کا جواب

www.shiafaith.org

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين

حضرت علیؑ پر شراب نوشی کے اتہام کا جواب

کیا حضرت علیؑ نے نشے کی حالت میں نماز پڑھائی ؟

تحریر: سید ابو ہشام نجفی

ترتیب: علی ناصر

Facebook : shiafaith

Telegram: t.me/asnaashar12

Website: www.shiafaith.org

Archive: https://archive.org/details/@ali_nasir12

نشر ثانی : ۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۴۴۵ ھ

نشر و اشاعت : شیعہ فیتھ

فہرست

منافقین کا اسلام سے رویہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حیات طیبہ میں ہی منافقین کا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ رویہ اچھا نہیں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی شہادت کے بعد تو نفاق کی جگہ کفر نے لے لی چنانچہ منافقین نے اقتدار میں آنے کے بعد جو کچھ اسلام کے ساتھ کیا وہ ہمارے سامنے ہے، بات یہاں تک پہنچ گئی کہ منبروں سے اہل بیت علیہم السلام کو گالیاں دی جانے لگیں، جس منبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل بیان کرتے تھے اسی منبر پر بیٹھ کر امیرالمومنین علیہ السلام کو گالیاں دی جانے لگیں اور جب ان حرام کاموں سے دل ٹھنڈا نہ ہوا تو کردار کشی کے لئے اہل بیت علیہم السلام کے مرتبے کو کم کرنے کی خاطر جھوٹی روایات گڑھی گئیں۔

ابن تیمیہ کا حضرت علی پر شراب نوشی کا اتہام:

انہیں جھوٹی اور باطل روایتوں میں سے ایک امیرالمومنین علیہ السلام کی طرف منسوب شراب نوشی کی جھوٹی تہمت بھی ہے جسے منافقین بار بار بیان کر کے اپنی باطنی خباثت و پلیدی کو آشکار کرتے ہیں چنانچہ ابن تیمیہ نے اسی باطل روایت کو امیرالمومنین علیہ السلام کے مرتبہ کو کم کرنے کے لئے حجت بنایا لکھتا ہے:

وَقَدْ قَالَ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ} [سُورَةُ الْأَحْزَابِ: 23] . وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي عَلِيٍّ: {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ} [سُورَةُ النِّسَاءِ: 43] لَمَّا صَلَّى فَقَرَأَ وَخَلَطَ

اور بے شک اللہ تعالٰی نے علی (علیہ السلام) کے بارے میں نازل کی :

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو، تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو" جبکہ انہوں نے نماز پڑھی اور اس کی قراءت میں خلط کر دیا ۔

[منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، المؤلف:

تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن

عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (المتوفى: 728هـ)

المحقق: مسحمد رشاد سالم، الناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية،الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م ، ج 7 ص 237]

http://lib.efatwa.ir/44445/7/237/%D8%A3%D9%8E%D9%86%D9%92%D8%B2%D9%8E%D9%84%D9%8E

اسی طرح چند سال قبل ڈاکٹر اسرار احمد نامی منافق نے بھی واصلِ جہنم ہونے سے چند روز قبل ایسی ہی بات کی تھی۔

محمد عبد الحفیظ اسلامی کا ایک مضمون روز نامہ صحافت لکھنؤ میں 20 مئی 2021 کو شائع ہوا جس میں اس نے اسی ناروا جھوٹ کو امیرالمومنین علیہ السلام سے منسوب کیا:

دور حاضر کا ایک اور منافق محمد عبد الحفیظ اسلامی کا ایک مضمون روز نامہ صحافت لکھنؤ میں 20 مئی 2021 کو شائع ہوا جس میں اس نے اسی ناروا جھوٹ کو امیرالمومنین علیہ السلام سے منسوب کیا۔

مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی
فون نمبر 9849099228

ترجمانی: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہئے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کرلو، الا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو۔

اور کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرکے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو، اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو، بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے (سورۃ النساء آیت 43)

فطرت انسانی اور الٰہی تعلیمات: الٰہی و نبوی تعلیمات کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے یعنی ان تعلیمات میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی جو خلاف فطرت ہو۔

دوسری بات یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے بندوں پر کوئی ایسا وزن نہیں ڈالتے جو اس کے بندے نہ اٹھا سکتے ہوں۔

اللہ تبارک تعالیٰ (بشمول ساری کائنات) انسانوں کا خالق ہے اس طرح وہ اپنے بندوں کی کمزوریوں اور مجبوریوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ قرآن کی تعلیمات بندگی رب کی دعوت دیتی ہیں پھر اس کے بعد جو شخص بھی اس پر لبیک کہتا ہے وہ اہل ایمان کہلاتا ہے اور ایمان لانے کے بعد آدمی پر کچھ شرائط واجب ہوجاتے ہیں جسے ہم اعمال صالحہ کے نام سے جانتے ہیں لیکن اس میں بھی پہلا نمبر جو آتا ہے وہ ہے نماز پڑھنا نماز قائم کرنا۔

نشے کی حالت اور نماز

اس سلسلہ میں حکم خداوندی ہو رہا ہے کہ اے ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ اور نماز تمہیں ایسی حالت میں پڑھنی چاہئے جب کہ تم کو اس بات کا ہوش رہے کہ تم اپنی زبان سے کونسے کلمات ادا کررہے ہو۔ جب یہ حکم آیا تو لوگوں نے نشہ کرنے کے اوقات مقرر کرلئے تھے۔ یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہنی چاہئے کہ یہ حکم (شراب کے حرام قرار دیے جانے سے قبل کا ہے)

شان نزول

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی، بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی، پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ" پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کردیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہوگئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(حوالہ کنزالایمان صفحہ 125، حاشیہ 126، از مولانا محمد نعیم الدین)

علامہ ابن کثیر اس آیت کے شان نزول کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں:

''ابن جریر کی روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ اور تیسرے ایک اور صاحب نے شراب پی اور حضرت عبدالرحمٰنؓ نماز میں امام بنائے گئے اور قرآن کی قراءت خلط ملط کردی اس پر یہ آیت اتری۔

ابوداؤد اور نسائی میں بھی یہ روایت ہے ابن جریرؒ کی ایک اور روایت میں ہے حضرت علیؓ نے امامت کی اور جس طرح پڑھنا چاہئے تھا نہ پڑھ سکے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ایک روایت میں مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی اور اس طرح پڑھا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَأَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ۔ پس یہ آیت نازل ہوئی اور اس حالت میں نماز پڑھنا حرام کردیا گیا۔ (حوالہ: تفسیر ابن کثیر پارہ پنجم جلد اول صفحہ 32 تا 33)

اللہ کے کلام میں تدریج

آیت مبارکہ کے اس فقرے کا بغور مطالعہ کرنے سے ہمارے سامنے یہ بات آرہی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے فیصلوں میں تدریج کو مقدم رکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر یہ حکم نازل فرمادیتے کہ آج سے شراب حرام کردی گئی۔

دوسری چیز یہ کہ عرب میں شراب کثرت سے استعمال کی جاتی تھی اور لوگ اس کے عادی ہوچکے تھے اور کسی بھی عادت کو ایک دم چھوڑنا انسان کے نفس پر گراں گزرتا ہے۔ اسی لئے صرف اتنا حکم ہوا کہ اے ایمان والو نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ اور یہ بھی فرمایا گیا کہ نماز تمہیں ایسی حالت میں پڑھنی چاہئے کہ تم یہ جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس حکم کا معاشرے پر ایسا اثر ہوا کہ لوگ اوقات نماز پنجگانہ کے دوران مے نوشی سے اجتناب کرنے لگے اس ڈر سے کہ کہیں نشہ کی حالت میں نماز کا وقت آجائے اور ختم ہوجائے۔ جب لوگ جزوی نشہ بندی پر اپنے نفس کو قابو میں کرلیے تو پھر آگے مکمل نشہ بندی کا حکم اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے آگیا اور لوگ فوری طور پر شراب پینے سے رک گئے۔ اس وقت اہل ایمان کے محلوں کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ ادھر شراب کے حرام ہونے کا حکم ہوا! ادھر سڑکوں گلیوں میں شراب بہادی گئی، کسی نے پیالہ اٹھایا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں آواز سنائی دی کہ شراب حرام ہوگئی ہے، وہ اس اللہ کے نیک بندے نے اس پیالہ کو پھینک دیا اور اسے اپنے لبوں تک بھی جانے نہ دیا۔

حالت جنابت اور نماز

نماز ہی سے متعلق ایک دوسرا حکم اس آیت کے ذریعہ دیا جارہا ہے کہ جنابت کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کرلو۔

جس طرح عقیدے کی پاکی کے بغیر ایمان نہیں اسی طرح بدن کی پاکی کے بغیر نماز نہیں۔

جنابت کی حالت حدیث کی روشنی میں

اس سلسلہ میں تمام امت کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت درج ذیل نقل کی جاتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے میں اور رسول اللہ ہم بستر ہوتے پھر ہم دونوں غسل کرتے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حوالہ جامع ترمذی جلد اول ابواب الطہارہ صفحہ 124 تا 125 (مترجم مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی)

علاوہ ازیں غسل واجب ہوجانے کی اور کئی صورتیں ہیں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں یہاں پر چند ایک کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے مثلاً جب مرد عورت سے جمع کرے تو دونوں پر غسل واجب ہوجائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے احتلام میں منی کے نکلنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔

یہاں پر منی اور مذی کے فرق کو جاننا بھی ضروری ہے تاکہ عمل کرنے کیلئے آسانی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔

متعدد صحابہ کرامؓ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (اور امام ابو حنیفہ بھی اسی مسلک پر کاربند ہیں (جامع ترمذی) آیت مبارک میں "إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ" الا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو آیا ہے۔

اس سلسلہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی علیہ الرحمہ نے فقہاء و مفسرین کی آراء کو تفہیم القرآن میں یوں تحریر کیا ہے ''فقہاء اور مفسرین میں سے ایک گروہ نے اس آیت کا مفہوم یہ سمجھا ہے کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں نہ جانا چاہئے الا یہ کہ کسی کام کیلئے مسجد میں گزرنا ہو۔ اسی رائے کو عبداللہ بن مسعود، انس بن مالکؓ، حسن بصری اور ابراہیم نخعی وغیرہ حضرات نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا گروہ اس سے سفر مراد لیا ہے یعنی اگر آدمی حالت سفر میں ہو اور جنابت لاحق ہوجائے تو تیمم کیا جاسکتا ہے رہا مسجد کا معاملہ تو اس گروہ کی رائے میں جنبی کے لئے وضو کرکے مسجد میں بیٹھنا جائز ہے۔ یہ رائے حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، سعید بن جبیرؓ اور بعض دوسرے حضرات نے اختیار فرمائی ہے۔

(حوالہ تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 355 حاشیہ 68)

بعض مخصوص حالات میں تیمم کی اجازت

جیسا کہ مضمون کے آغاز میں تحریر کردیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں جتنا کہ اس کے بندے اٹھا سکیں۔

اسی طرح بعض مخصوص حالات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اعمال کی ادائیگی میں کچھ نرمی دینا چاہتے ہیں یعنی اللہ تبارک تعالیٰ اہل ایمان سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں فرماتے جس کا پورا کرنا ان کیلئے محال ہو۔ فرمایا جارہا ہے۔ اے میرے پیارے بندو اگر تم کبھی بیمار ہوجاؤ اور وضو کرنے سے ہلاکت یا مرض میں اضافہ ہونے کا خطرہ لاحق ہوجائے یا تم کبھی سفر میں ہو اور پانی میسر نہ ہو یا تم میں سے کوئی پیشاب پاخانے سے فارغ ہوکر آئے یا پھر تم میں سے کوئی عورتوں سے لمس کیا ہو اور پانی نہ ملے تو ایسی صورت میں مٹی سے کام لو یعنی تیمم کرلو یہاں پر یہ بات تھوڑا تشریح طلب ہے فرمایا "أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ" جس کا ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ نے یوں کیا ہے "یا پاس گئے ہو عورتوں کے۔ اور مولانا مودودیؒ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے "یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو" اس کے ظاہری معنی تو یہ بتاتے ہیں کہ تم عورتوں کے قریب گئے ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو۔

لیکن علامہ ابن کثیرؒ نے اس سے مراد مجامعت لیا ہے۔

یعنی صرف عورتوں سے قریب ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر جماع کرنے سے واجب ہوجاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر اَوْ لٰمَسْتُم جو فرمایا ہے ایک کنایہ کیا ہے۔ دراصل لمس، مس اور مباشرت کا معنی جماع ہے۔

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور ائمہ حضرات کے حوالوں کے ساتھ اس کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ۔

''اس امر میں اختلاف ہے کہ لمس یعنی چھونے سے کیا مراد ہے۔ حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، ابی ابن کعبؓ، سعید بن جبیرؓ، حسن بصری اور متعدد ائمہ کی رائے ہے کہ اس سے مراد مباشرت ہے اور اسی رائے کو امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور امام سفیان ثوری نے اختیار کیا ہے۔

بخلاف اس کے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ ابن عمرؓ کی رائے ہے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ ابن خطاب کی بھی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد چھونا یا ہاتھ لگانا ہے اور اس رائے کو امام شافعیؒ نے اختیار کیا ہے۔ بعض ائمہ نے بیچ کا مسلک بھی اختیار کیا ہے مثلاً امام مالکؒ کی رائے ہے کہ اگر عورت یا مرد ایک دوسرے کو جذبات شہوانی کے ساتھ ہاتھ لگائیں تو ان کا وضو ساقط ہوجائے گا اور نماز کیلئے انہیں نیا وضو کرنا ہوگا لیکن اگر جذبات شہوانی کے بغیر ایک کا جسم دوسرے سے لمس ہوجائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(حوالہ: تفہیم القرآن)

بعض مخصوص حالات میں تیمم کی اجازت: جیسا کہ مضمون کے آغاز میں تحریر کردیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں جتنا کہ اس کے بندے اٹھا سکیں۔ اسی طرح بعض مخصوص حالات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اعمال کی ادائیگی میں کچھ نرمی دینا چاہتے ہیں یعنی اللہ تبارک تعالیٰ اہل ایمان سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں فرماتے جس کا پورا کرنا ان کیلئے محال ہو۔ فرمایا جارہا ہے۔ اے میرے پیارے بندو اگر تم کبھی بیمار ہوجاؤ اور وضو کرنے سے ہلاکت یا مرض میں اضافہ ہونے کا خطرہ لاحق ہوجائے یا تم کبھی سفر میں ہو اور پانی میسر نہ ہو یا تم میں سے کوئی پیشاب پاخانے سے فارغ ہوکر آئے یا پھر تم میں سے کوئی عورتوں سے لمس کیا ہو اور پانی نہ ملے تو ایسی صورت میں مٹی سے کام لو یعنی تیمم کرلو یہاں پر یہ بات تھوڑا تشریح طلب ہے فرمایا "أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ" جس کا ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ نے یوں کیا ہے "یا پاس گئے ہو عورتوں کے۔ اور مولانا مودودیؒ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے "یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو" اس کے ظاہری معنی تو یہ بتاتے ہیں کہ تم عورتوں کے قریب گئے ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو۔

روایت پر تحقیق:

ان شاءاللہ اس مضمون میں ان تمام جھوٹی روایات کا پوسٹ مارٹم کیا جائے گا جن پر تکیہ کرتے ہوئے یہ منافقین اس جھوٹ کو امیر المومنین علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں.

سنن ترمذی:

ترمذی نے ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت کی ہے:

– حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ.
حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ، فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا، وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَدَّمُونِي فَقَرَأْتُ: {قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ} وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ}.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

علی بن ابی طالب (علیہما السلام) کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا، پھر ہمیں بلا کر کھلایا اور شراب پلائی۔ شراب نے ہماری عقلیں ماؤف کر دیں، اور اسی دوران نماز کا وقت آ گیا، تو لوگوں نے مجھے (امامت کے لئے) آگے بڑھا دیا، میں نے پڑھا «قل یا أیھا الکافرون لا أعبد ما تعبدون و نحن نعبد ما تعبدون» ”اے نبی! کہہ دیجئیے: کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا، اور ہم اسی کو پوجتے ہیں جنہیں تم پوجتے ہو“، تو اللہ تعالیٰ نے آیت «یا أیھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون» ”اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو، تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو“ (النساء: 43)

[سنن ترمذي،ترجمة :مولانا علی مرتضی طاهر،تحقيق:علامة ناصر الدين الباني ،تخريج:حافظ ابوسفيان مير محمدي ،اشاعت اول ،ناشر:دارالحمد غزني اسٹریٹ اردو بازار لاهور کتاب تفسير

القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم،5. باب وَمِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ،حديث 3026 ،**ج 4 ص 69]**
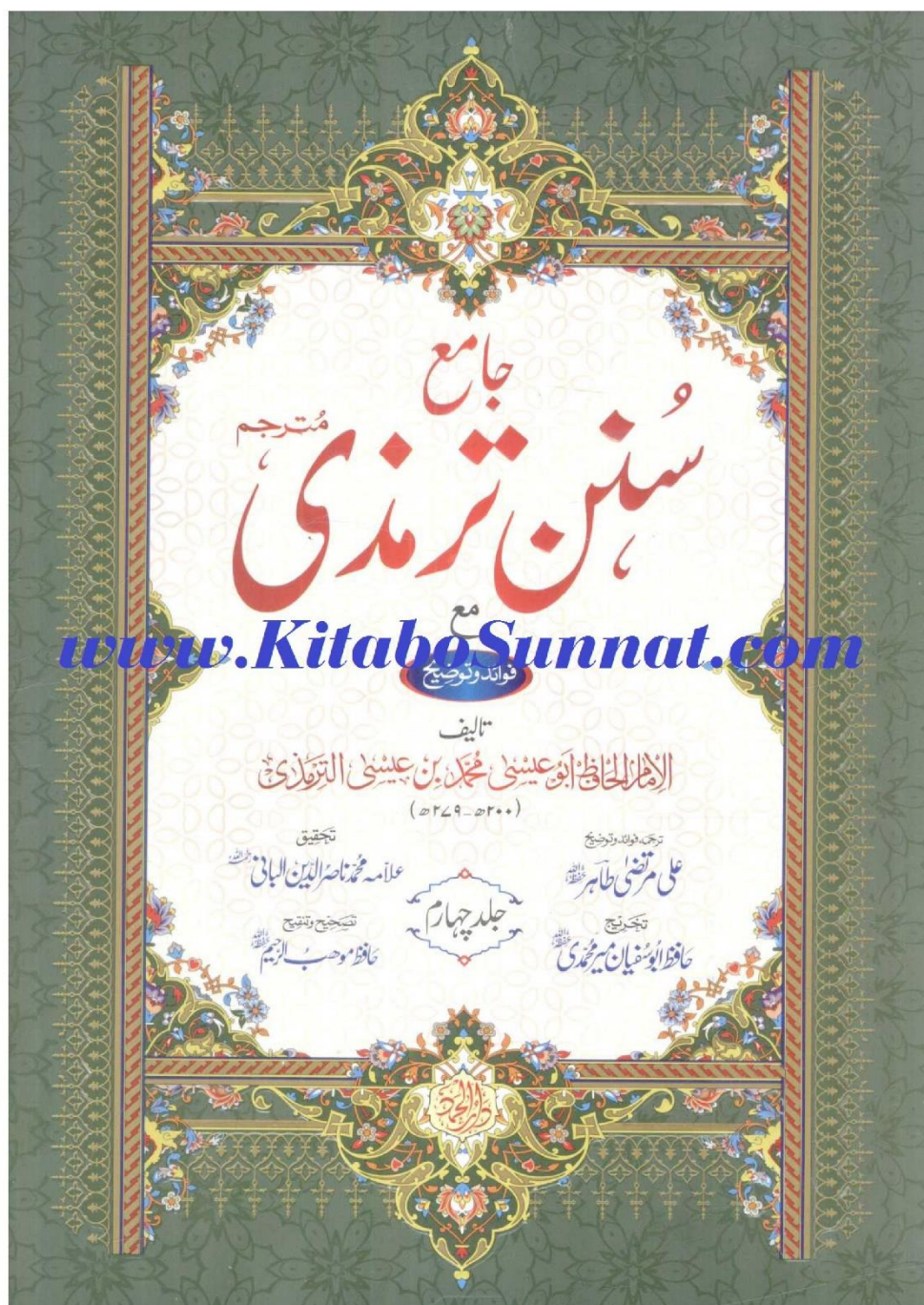
شَهِيدًا﴾ قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ ﷺ تَهْمُلَانِ.

میں آیت "اور ہم آپ پر ان پر گواہ لائیں گے" پر پہنچا میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو ❶ جاری ہیں۔

توضیح:...... ❶ هَمَلَ: آنسو بہنا، هَمَلَتِ الْعَيْنُ هَمْلًا وَهَمَلَانًا وَهُمُوْلًا، آنکھ سے آنسو ڈھلک کر بہنا، آنسوؤں کی جھڑی لگنا، دیکھئے القاموس الوحید، ص:1780۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ابو الاحوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

علی ناصر

3026۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ، فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَدَّمُونِي فَقَرَأْتُ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے کھانا بنایا پھر ہمیں دعوت دی اور ہمیں شراب بھی پلائی تو شراب نے ہمارے اوپر اثر کر دیا اور نماز کا وقت ہوا تو انھوں نے مجھے آگے کر دیا میں نے پڑھا: آپ کافروں سے کہہ دیجئے میں اس کی عبادت کی نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو، کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: "اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو۔" (آیت:43)

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3027۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ..........

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمُوا

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انصار نے ایک آدمی نے زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرہ کی پانی والی کھال میں جھگڑا کیا جس سے وہ کھجوروں کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری کہنے لگا: پانی کو گزرنے دو، لیکن زبیر نے انکار کر دیا۔ پھر وہ

(3026) صحيح: أخرجه أبو داؤد: 3671- والحاكم: 7307/2- وعبد بن حميد: 82- والبزار: 598.
(3027) صحیح: تخریج کے لیے حدیث نمبر: 1363 ملاحظہ فرمائیں

تفسیر الطبري:

طبری نے اس روایت کو حماد کے ذریعہ عطاء سے اور اس نے ابو عبدالرحمن سے روایت کیا :

حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى , قَالَ: ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ , قَالَ: ثنا حَمَّادٌ , عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ , عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ , صَنَعَ طَعَامًا وَشَرَابًا , فَدَعَا نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا حَتَّى ثَمِلُوا , فَقَدَّمُوا عَلِيًّا يُصَلِّي بِهِمُ الْمَغْرِبَ , فَقَرَأَ: «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ , أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ , وَأَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ , وَأَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ , لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ» . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ: {لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ} [النساء: 43]

[تفسير الطبري ،الطبري - محمد بن جرير الطبري ،دار المعارف،ج 8 ص 376]

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&flag=1&bk_no=50&ID=1270

ابو داؤد نے بھی ابو عبدالرحمن سے ترمذی کے متن کے خلاف الفاظ سے روایت کیا :

3671 – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام: " أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا، فَنَزَلَتْ {لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ} [النِّسَاء: 43] "

علی بن ابی طالب (علیہما السلام) کہتے ہیں کہ انہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف کو ایک انصاری نے بلایا اور انہیں شراب پلائی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی پھر علی (علیہ السلام) نے مغرب پڑھائی اور سورۃ «قل يا أيها الكافرون» کی تلاوت کی اور اس میں کچھ خلط ملط کر دیا تو آیت: «لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون» ”نشے کی حالت میں نماز کے قریب تک مت جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو جو تم پڑھو“ نازل ہوئی۔

[الكتاب: سنن أبي داود

المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (ت ٢٧٥هـ)

المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد

الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ،1. باب فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ،حديث 3671، ج 3 ص 325]

https://al-maktaba.org/book/33759/5081

امیرالمومنین علیہ السلام کی طرف اس روایت کو منسوب کرنے والے ابو عبدالرحمن سلمی کی حقیقت:

امیرالمومنین علیہ السلام کی طرف اس روایت کو منسوب کرنے والا فقط ایک شخص ہے ابو عبدالرحمن سلمی یوں تو علماء اہل سنت نے اس کی بہت تعریف کی ہے مگر یہ شخص پکا منافق تھا جسکی چند مثال ملاحظہ فرمائیں:

ابو عبدالرحمن پکا عثمانی، دشمن امیرالمومنین علیہ السلام تھا،آپؑ سے عداوت رکھتا تھا اور آپؑ کی تنقیص کرتا تھا۔

بخاری اپنی صحیح میں لکھتا ہے:

3081 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، - وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ: وَكَانَ عَلَوِيًّا - إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ،

سعد بن عبیدہ نے ابی عبدالرحمن (سے روایت کیا) اور وہ عثمانی تھا ،اس نے عطیہ سے کہا جو علوی تھے ، کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تیرے صاحب (علی علیہ السلام) کو کس چیز سے خون بہانے پر جرات ہوئی۔

[صحيح البخاري،كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ،195. بَابُ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ،حديث 3081]

/https://sounah.com/hadith/2837

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-28217.html

نیز لکھتا ہے :

6939 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ فُلَانٍ، قَالَ: تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِحِبَّانَ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ،

ابوعبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کا آپس میں اختلاف ہوا۔ ابوعبدالرحمٰن نے حبان سے کہا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ تیرا ساتھی خون بہانے میں کس قدر جری ہو گیا ہے ۔ اس کا اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا اس پر حبان نے کہا انہوں نے کیا کیا ہے، تیرا باپ نہیں (ابو عبدالرحمن کو ناساز کہا)

[صحيح البخاري،كِتَاب اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ،9. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ،حديث 6939]

https://al-maktaba.org/book/33757/11598

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-33825.html

طبری با سند صحیح عطاء سے روایت کرتا ہے :

حدثنا ابن حميد قال حدثنا جرير عن عطاء قال قال رجل لابي عبد الرحمن أنشدك الله متى أبغضت عليا عليه السلام أليس حين قسم قسما بالكوفة فلم يعطك ولا أهل قال أما إذ نشدتني الله فنعم

عطاء نے کہا کہ ایک شخص نے ابو عبدالرحمن سے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں یہ بتا تو کب سے علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے، کیا جب سے ہی جبکہ (علی علیہ السلام نے) کوفہ میں مال تقسیم کیا اور تجھے اور تیرے گھر والوں

کو کچھ نہیں دیا، (تو عبدالرحمن نے) کہا اگر تو مجھکو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہی ہے تو ہاں۔

[الكتاب: المنتخب من ذيل المذيل

المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (ت ٣١٠هـ)

الناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات، بيروت – لبنان ص 147]

https://shamela.ws/book/1133/147

لفظ (عثمانی) کا اطلاق ان افراد پر ہوتا ہے جو معاویہ کے حامی اور دشمن امیرالمومنین ہوتے ہیں :

- ابن عساکر نے شیبان بن مخرم کے متعلق میمون کا قول نقل کیا:

عن ميمون عن شيبان بن مخرم قال وكان عثمانيا يبغض عليا

میمون نے کہا شیبان بن مخرم عثمانی تھا امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکھتا تھا۔

[الكتاب: تاريخ مدينة دمشق، وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

المؤلف: أبو القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عساكر (٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ)

دراسة وتحقيق: محب الدين أبو سعيد عمر بن غرامة العمروي

الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع

عام النشر: ١٤١٥ هـ - ١٩٩٥ م **ج 14 ص 221**]

https://shamela.ws/book/71/6255

- عبداللہ بن شقیق کے متعلق ابن حجر نے ابن معین کا قول نقل کیا:

بخ م 4 – عبد الله" بن شقيق العقيلي أبو عبد الرحمن

وقال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ثقة من خيار المسلمين لا يطعن في حديثه

وقال أبو حاتم ثقة وقال ابن خراش كان ثقة وكان عثمانيا يبغض عليا

وہ عثمانی تھا امیرالمومنین علیہ السلام سے بغض رکھتا تھا

[الكتاب: تهذيب التهذيب

المؤلف: شهاب الدين أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني (ت ٨٥٢ هـ)

الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، حيدرآباد الدكن – الهند،

الطبعة: الأولى، ١٣٢٥ - ١٣٢٧ هـ ج 5 ص 254]

https://shamela.ws/book/3310/2172

- ذہبی صحابی معاویہ بن حدیج کے حالات میں لکھتا ہے:

معاوية بن حديج ، وكان من أسب الناس لعلي،قلت : كان هذا عثمانيا

-

معاویہ بن حدیج وہ حضرت علی علیہ السلام کو سب سے زیادہ گالیاں دینے والا تھا،میں(ذہبی) کہتا ہوں وہ عثمانی تھا۔

[سیر أعلام النبلاء ،الذهبي – شمس الدين محمد بن أحمد بن

عثمان الذهبي ،مؤسسة الرسالة،سنة النشر: 1422هـ / 2001م

ج 3 ص37]

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=277&idto=277&bk_no=60&ID=237

عثمانی امیرالمومنین علیہ السلام کی ہر فضیلت کے منکر تھے:

بلکہ یہ وہ بدبخت افراد تھے جو امیرالمومنین علیہ السلام کی ہر فضیلت کے منکر تھے ،بطور مثال ابو حصین کو پیش کرتے ہیں :

ابو حصین عثمان بن عاصم صحاح ستہ کا راوی ہے اس بدبخت نے حدیث غدیر جوکہ فوق متواتر ہے اس پر اعتراض کیا تھا ابوبکر عیاش نے کہا میں نے ابو حصین سے سنا کہ ہم نے حدیث من کنت مولاہ نہیں سنی تھی یہاں تک کہ ابو اسحاق نے خراسان سے آکر چلانا شروع کیا جس پر ذہبی نے ابو حصین کو رد کیا لکھتا ہے میں (ذہبی)کہتا ہوں حدیث (غدیر) بغیر شک کے ثابت ہے مگر ابو حصین عثمانی ہے ۔

أبو حصين (ع)عثمان بن عاصم بن حصين ، وقيل : بدل حصين زيد بن كثير ، الإمام الحافظ الأسدي الكوفي ، روى أبو معاوية ، عن الأعمش قال : أبو حصين يسمع مني ثم يذهب فيرويه . يحيى بن آدم ، عن أبي بكر بن عياش ، سمعت أبا حصين قال : ما سمعنا بحديث من كنت مولاه حتى جاء هذا من خراسان ، فنعق به يعني : أبا إسحاق ، فاتبعه على ذلك ناس .

قلت : الحديث ثابت بلا ريب ولكن أبو حصين عثماني

[سير أعلام النبلاء،الذهبي - شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي،مؤسسة الرسالة ،سنة النشر: 1422هـ / 2001م،ج 5 ص415/413]

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=892&idfrom=0&idto=0&flag=1&bk_no=60&ayano=0&surano=0&bookhad=0

بغض امیرالمومنین علیہ السلام کے سبب ابو عبدالرحمن منافق ٹھہرا:

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حدیث ہے جسے مسلم نے روایت کیا کہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بغض رکھنے والا منافق ہے:

131 - (78) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

سیدنا علی (علیہ السلام) نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس نے دانہ چیرا (پھر اس نے گھاس اگائی) اور جان بنائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ ”نہیں محبت رکھے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں دشمنی رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔“

[صحيح مسلم،كتَاب الإِيمَانِ،33. باب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الإِيمَانِ وَعَلاَمَاتِهِ وبُغْضِهِمْ مِنْ عَلاَمَاتِ النِّفَاقِ:حديث 240-]

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-1425.html

منافقون کو اللہ سبحانہ تعالی جھوٹا کہتا ہے :

اذَا جَآءكَ الْمنافقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ انَّكَ لَرَسولُ اللّٰه ۘ واللّٰهُ يعلَمُ انَّكَ لَرسولُهٗ ؕ واللّٰهُ يشْهَدُ انَّ الْمنافقينَ لَكَاذبُونَ (المنافقون 1)

جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ اس کے رسول ہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق جھوٹے ہیں۔

تو کیا جھوٹے منافق کی روایت قابل قبول ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ۔

ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت کو نقل کرنے والا تنہا عطاء بن سائب ہے:

ائمہ اہل سنت نے اس کی بڑی تعریف کی ہے مگر ساتھ ہی ساتھ اس امر کی بھی وضاحت کر دی کہ اس کا حافظہ خراب تھا، بعد میں دماغ بھی خراب ہو گیا، جن افراد سے کچھ نہیں سنا ان سے روایات کرنے لگا، ہم ابن حجر کی کتاب سے ان اقوال کا خلاصہ نقل کرتے ہیں:

كان شعبة يقول سمعتهما منه بآخره عن زاذان وقال أبو قطن عن شعبة ثلاثة في القلب منهم هاجس عطاء بن السائب ويزيد ابن أبي زياد ورجل آخر، وقال وهيب لما قدم عطاء البصرة قال كتبت عن عبيدة ثلاثين حديثا ولم يسمع من عبيدة شيئا وهذا اختلاط شديد ، وقال أبو داود وقال شعبة حدثنا عطاء بن السائب وكان نسيا وقال ابن معين لم يسمع عطاء ابن السائب من يعلى بن مرة وقال ابن معين عطاء بن السائب اختلط وما سمع منه جرير وذووه ليس من صحيح حديثه وقد سمع منه أبو عوانة في الصحيح الاختلاط جميعا ولا يحتج بحديثه وقال أحمد بن أبي نجيح عن ابن معين ليث بن أبي سليم ضعيف مثل عطاء ابن السائب وجميع من سمع من عطاء سمع منه في الاختلاط إلا شعبة والثوري.

وقال ابن عدي من سمع منه بعد الاختلاط في أحاديثه بعض النكرة،

وقال أبو حاتم كان محله الصدق قبل أن يختلط صالح مستقيم الحديث ثم بآخره تغير حفظه في حفظه تخاليط كثيرة وقديم السماع من عطاء سفيان وشعبة وفي حديث البصريين عنه تخاليط كثيرة لأنه قدم عليهم في آخر عمره،

قلت: فيحصل لنا من مجموع كلامهم ان سفيان الثوري وشعبة وزهيرا وزائدة وحماد بن زيد وأيوب عنه صحيح ومن عداهم يتوقف فيه إلا حماد بن سلمة فاختلف قولهم والظاهر أنه سمع منه مرتين مرة مع أيوب كما يومي إليه كلام الدارقطني ومرة بعد ذلك لما دخل إليهم البصرة وسمع منه

شعبہ نے کہا تین لوگوں سے میرا دل مطمئن نہیں ہے جن میں ایک عطاء بن السائب بھی ہے، وہیب نے کہا جب عطاء بصرہ آیا تو کہا کہ میں نے عبیدہ سے تیس احادیث لکھیں جبکہ اس نے عبیدہ سے کچھ بھی نہیں سنا تھا (یہ اس کے شدید دماغ خراب ہونے کی دلیل ہے)، ابو داؤد نے کہا شعبہ نے کہا ہم سے عطاء بن سائب نے حدیث بیان کی اور وہ نسیان کا مریض تھا ،ابن معین نے کہا عطاء کا دماغ خراب ہوگیا تھا اس کی احادیث قابل احتجاج نہیں اور کہا ابی سلیم بھی عطاء

کی طرح ضعیف ہے، سب نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے کے بعد سنا اِلاّ سفیان و شعبہ کے، میں (ابن حجر) کہتا ہوں ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ عطاء سے سفیان ثوری، شعبہ، حماد بن زید کی روایات صحیح ہیں ان کے علاوہ دیگر کی روایات میں توقف کیا جائے گا اِلاّ حماد بن سلمہ کے کیونکہ اس نے عطاء سے دو بار سنا ایک بار دماغ خراب ہونے سے پہلے اور دوسری بار جب وہ بصرہ آیا (یعنی دماغ خراب ہونے کے بعد)۔

[الكتاب: تهذيب التهذيب ،المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي (٧٣٣ هـ - ٨٥٢ هـ) باعتناء: إبراهيم الزيبق، عادل مرشد ،الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت ،الطبعة: الأولى، ١٤٣٥ هـ - ٢٠١٤ م **،ج 3 ص 104-105]**

https://shamela.ws/book/1293/1434

ملاحظہ فرمایا عطاء کا دماغ خراب ہو گیا تھا اور اتنا شدید ہوا کہ جن سے کچھ بھی نہیں سنا ان سے سننے کا دعوی کرنے لگا۔

بعض ائمہ اہل سنت جنہوں نے یہ دعوٰی کیا کہ سفیان، شعبہ وغیرہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہو جانے سے قبل سنا باطل ہے:

البتہ بعض ائمہ اہل سنت جنہوں نے یہ دعوٰی کیا کہ سفیان، شعبہ وغیرہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہو جانے سے قبل سنا ،باطل ہے دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انھوں نے بھی عطاء کے دماغ خراب ہونے کے بعد سنا ہم چند مثالیں صحاح ستہ سے پیش کرتے ہیں۔

(ا)ابو داؤد نے اپنی سنن (سنن ابي داود،كتاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ، 33. بَاب فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ) میں سفیان سے عطاء کی

بعض روایات نقل کی ہیں جن میں شدید اختلافات موجود ہیں:

3046 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ»،

عطاء نے حرب بن عبیداللہ سے اس نے اپنے نانا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عشر (دسواں حصہ) یہود و نصاریٰ سے لیا جائے گا۔

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sunan-abi-dawud/hadees-no-16530.html

روایت کو نقل کر کے ابوداؤد نے اس روایت کو سفیان سے اس نے عطاء سے عبیداللہ سے ان نے بغیر واسطے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے روایت کیا اور متن میں لفظ عشور کی جگہ خراج کر دیا۔

3047 – حَدَّثنا مُحَمَّدُ بنْ عُبَيْدٍ الْمحارِبِيُّ، حدَّثنا وَكيعٍ، عَنْ سُفْيانَ، عَنْ عطَاءِ بنْ السَّائبِ، عنْ حربِ بنْ عُبيْدِ اللَّهِ، عنِ النَّبيِّ صلَّى اللهُ علَيْهِ وسلَّم بمعْنَاهُ قَالَ: «خَرَاجٌ مكَانَ الْعُشُورِ»

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sunan-abi-dawud/hadees-no-16535.html

پھر ابو داؤد نے سفیان سے ہی عطاء کی ایک اور روایت بیان کی اس عطاء نے اس بار سند و متن میں تبدیلی کر دی:

3048 – حَدَّثنا مُحَمَّدُ بنْ بشَّارٍ، حَدَّثنا عبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثنا سُفْيَانُ، عَنْ عطَاءٍ، عَنْ رجُلٍ، مِنْ بكْرِ بْنِ وائِلٍ، عَنْ خالِهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعَشِّرُ قَوْمِي؟، قَالَ: «إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى»

سفیان نے عطاء سے روایت کی عطاء نے بکر بن وائل کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے ماموں سے روایت کی وہ کہتا ہے میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنی قوم سے (اموال تجارت میں) دسواں حصہ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دسواں حصہ یہود و نصاریٰ پر ہے“۔

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sunan-abi-dawud/hadees-no-16543.html

(۲)احمد بن حنبل نے بھی سفیان کی روایت نقل کی اس میں عطاء نے حرب بن ہلال کو ثقفی بتایا ہے:

15897 - حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ حَرْبِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ، إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى "

[أحمد بن حنبل - أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد

دار إحياء التراث العربي ،سنة النشر: 1414هـ / 1993م ،**ج 3**

ص474]

https://islamweb.org/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=15332&bk_no=6&flag=1&page=bookcontents&ID=15332&bk_no=6&flag=1

سفیان کی روایات میں شدید اختلافات ہیں،سند میں عطاء کبھی حرب بن عبیداللہ ثقفی سے روایت کرتا ہے، جو اپنے نانا سے روایت کرتا ہے، تو کبھی قبیلۂ بکر بن وائل کے کسی مجہول آدمی سے، وہ اپنے مجہول ماموں سے روایت کرتا ہے ،اور کبھی حر بغیر واسطے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے روایت کرتا ہے، متن میں کبھی "عشور" کہا کبھی "خراج" ۔

(۳)نسائی نے (سنن نسائي، كتاب الصيام، 5. بَابُ: ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ) میں روایات نقل کی ہیں جن کو عطاء سے سفیان و شعبہ نے اختلاف کے ساتھ روایت کیا:

2107 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ، فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: مَا تَذْكُرُونَ؟ قُلْنَا: شَهْرَ رَمَضَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ " قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: «هَذَا خَطَأٌ»

عرفجہ کہتا ہے کہ ہم نے عتبہ بن فرقد کی عیادت کی تو ہم نے ماہ رمضان کا تذکرہ کیا، تو اس نے پوچھا: تم لوگ کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا: ماہ رمضان کا، تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور

شیاطین کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں، اور ہر رات منادی آواز لگاتا ہے: اے خیر (بھلائی) کے طلب گار،نسائی نے کہا یہ غلط ہے۔

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد المسعودي.

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م ،**ج 4 ص 129**]

https://shamela.ws/book/829/3269

2108 - أَخْبَرنا مُحَمَّدُ بْنَ بشَّار، قَالَ: حَدَّثَنا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عطَاءِ بْن السَّائب، عَنْ عرْفَجَة، قَالَ: كُنْتُ فِي بيْت فيه عُتْبَةُ بن فَرْقَد، فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدّثَ بحَديث، وكَانَ رجل من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وسلَّم، كَأَنَّه أَوْلَى بالْحَديث منِّي، فَحَدَّث الرَّجُل عن النَّبِي صلَّى اللهُ علَيْه وسلَّم قَالَ: " فِي رمضَانَ، تُفْتَح فيه أَبواب السَّماء، وتُغْلَقُ فيه أَبواب النَّار، ويُصفَّدُ

فيه كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ، وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ "

عرفجہ کہتا ہے: میں ایک گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد بھی تھا، میں نے ایک حدیث بیان کرنی چاہی حالانکہ صحابہ میں سے ایک (صحابی وہاں) موجود تھا گویا وہ حدیث بیان کرنے کا مجھ سے زیادہ مستحق تھا، چنانچہ (اس) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور ہر سرکش شیطان کو بیڑی لگا دی جاتی ہے، اور پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے: اے خیر (بھلائی) کے طلب گار! نیکی میں لگا رہ، اور اے شر (برائی) کے طلب گار! باز آ جا"

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد المسعودي.

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م ،ج 4 ص 130]

https://shamela.ws/book/829/3270

پہلی روایت جو سفیان نے عطاء سے کی اس میں عرفجہ نے کہا روایت عتبہ بن فرقد نے بیان کی جبکہ جو روایت شعبہ نے عطاء سے روایت کی اس میں روایت سنانے والا عتبہ نہیں بلکہ کوئی دوسرا مجہول شخص ہے ۔

نسائی نے اپنی سنن (سنن نسائي، كتاب الزينة من السنن، 34. باب: التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ) میں عطاء کی مزید روایات کا ذکر کیا جن میں سفیان و شعبہ کے درمیان شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔

5121 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو، وَقَالَ عَلَى إِثْرِهِ يُحَدِّثُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ، فَقَالَ لَهُ: «هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ»

شعبہ نے عطاء سے روایت کی اس نے کہا میں نے ابو حفص بن عمرو سے سنا اس نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے:

کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، اور وہ خلوق لگائے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: "کیا تیری بیوی ہے؟" کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "تو اسے دھوؤ اور دھوؤ پھر نہ لگانا"۔

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد المسعودي.

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م ،ج 8 ص 152]

https://shamela.ws/book/829/7426

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sunan-at-tirmidhi/hadees-no-15401.html

مگر شعبہ سے دوسری بار مختلف روایت کی:

5122 - أَخبرنا محمود بن غيلان، قَالَ: حدَّثنا أَبو داود، قَالَ: حدَّثنا شُعْبَةُ، عَنْ عطَاء، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حفْص بْن عمْرو، عَنْ يعْلَى بْن مُرَّة، أَنَّ رسولَ اللَّه صلَّى اللهُ علَيْه وسلَّم أَبصر رجلًا متخلِّقًا قَالَ: «اذْهبْ فَاغْسلْه، ثُمَّ اغْسلْه، ولَا تعُدْ»

یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "جاؤ اسے دھو لو، اور پھر دھو لو اور دوبارہ نہ لگانا"۔

[الكتاب: سنن النسائي (مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي) ،صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد المسعودي. ،الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م ،**ج 8 ص 152]**

https://shamela.ws/book/829/7427

ملاحظہ فرمایا پہلی روایت میں کہا یہ واقعہ یعلی بن مرہ کے ساتھ پیش آیا اور دوسری روایت میں اسے کسی مجہول شخص کا واقعہ بنا دیا ۔

تیسری روایت میں سند ہی بدل دی شعبہ نے عطاء سے روایت کی ،اس نے ابن عمرو سے، اس نے کسی آدمی سے اس نے یعلی بن مرہ سے روایت کی:

5123 - أَخْبرنا مُحَمَّدُ بن الْمثنَّى قَالَ: حدَّثَنا أَبو داود قَالَ: حدَّثنا شُعبةُ، عَنْ عطَاءِ عن ابْنِ عمْرو، عن رجلٍ، عَنْ يعلَى، نَحْوهُ خالَفَهُ سفْيانُ رواه عن عطَاء بْنِ السَّائب، عنْ عبْد اللَّه بْنِ حفْصٍ، عن يعلَى

(نسائی نے کہا) سفیان نے (شعبہ کی) مخالفت کی ہے اس نے عطاء سے اور عطاء نے عبداللہ بن حفص سے اس نے یعلی سے روایت کی

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد المسعودي.

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م ،ج 8 ص 152]

https://shamela.ws/book/829/7428

5124 – أَخْبَرنا مُحَمَّدُ بن النَّضر بن مُساور، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَن عطَاء بْن السَّائب، عن عبْد اللَّه بنِ حفْص، عن يعْلَى بن مرَّةَ الثَّقفيِ قَالَ: أَبْصرنِي رسُولُ اللَّه صلَّى اللهُ علَيْه وسلَّم وبِي ردْعٌ من خلُوق قَالَ: «يا يعلَى، لَكَ امْرأَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «اغْسلْه، ثُمَّ لَا تعُدْ، ثُمَّ اغْسلْه، ثُمَّ لَا تعدْ، ثُمَّ اغْسلْه، ثُمَّ لَا تعدْ» قَالَ: فغَسلْتُه ثُمَّ لَمْ أَعدْ، ثُمَّ غَسلْتُه، ثُمَّ لَمْ أَعدْ، ثُمَّ غَسلْته ثُمَّ لَمْ أَعدْ

یعلیٰ بن مرہ کہتا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، مجھ پر خلوق کا داغ لگا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: "یعلیٰ! کیا تیری بیوی ہے؟" میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: "اسے دھو لو، پھر نہ لگانا، پھر دھو لو اور نہ لگانا اور پھر دھو لو اور نہ لگانا"، میں نے اسے دھو لیا اور پھر نہ لگایا، میں نے پھر دھویا اور نہ لگایا اور پھر دھویا اور نہ لگایا۔

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد المسعودي.

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م ،**ج 8 ص 152**]

https://shamela.ws/book/829/7429

ملاحظہ فرمایا کس قدر شدید اختلافات ہیں شعبہ کی روایت میں عطاء کبھی یہ کہتا ہے واقعہ یعلی کے ساتھ ہوا اور کبھی یعلی کی زبانی نقل کرتا ہے وہ شخص کوئی اور تھا، عطاء کبھی ابو حفص سے روایت کرتا ہے جو یعلی بن مرہ سے روایت کرتا ہے اور کبھی ابو حفص اور یعلی کے درمیان مجہول آدمی کا واسطہ ذکر کرتا ہے، جب سفیان نے عطاء سے روایت کی تو اس میں عطاء نے ابو حفص کی جگہ عبداللہ بن حفص کا نام لیا.

پس سفیان کا عطاء کی حالت استقامت میں اس سے روایت کرنے والا دعوی بھی باطل ہو گیا۔

عطاء سے روایت کرنے والے تین راوی ہیں ابو جعفر رازی جس سے ترمذی نے روایت نقل کی اس کا شمار ان افراد میں نہیں جنہوں نے عطاء کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا ہو معلوم ہوا عطاء کا دماغ خراب ہونے کے بعد ابو جعفر نے اس سے یہ روایت سنی اس کے علاوہ خود ابو جعفر کا بھی حافظہ خراب تھا مزی نے ائمہ اہل سنت سے اس امر کی تصریح نقل کی ہے:

قال عَبد اللَّه بْن أَحْمَد بْن حَنبلٍ (1) ، عَن أَبِيه: ليس بقوي فِي الحديث.

وقَال عَمرو بن علي (5) : فيه ضعف، وهو من أهل الصدق، سيئ الحفظ

وقَال أَبو زرعة (6) : شيخ يهم كثيرا.

وقَال زكريا بن يحيى الساجي (8) : صدوق ليس بمتقن.

وقَال النَّسائي (9) : ليس بالقوي.

(1) العلل: 2 / 174.

(5) تاريخ بغداد: 11 / 147.

(6) سؤالات البرذعي: 2 / 443.

(8) تاريخ بغداد: 11 / 147.

(9) سنن النَّسائي: 3 / 258.

احمد بن حنبل نے کہا وہ حدیث میں قوی نہیں ہے، فلاس نے کہا وہ ضعیف ہے سچا ہے مگر برے حافظہ والا ہے، ابو زرعہ نے کہا بہت زیادہ وہم کرنے والا ہے ،ساجی نے کہا صدوق ہے مگر متقن نہیں، نسائی نے کہا قوی نہیں۔

[تهذيب الكمال في أسماء الرجال

المؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ) ،المحقق: د. بشار عواد معروف ،الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت ،الطبعة: الأولى، 1400 – 1980، **ج 33 ص 194]**

http://lib.efatwa.ir/40342/33/194/%D8%A3%D9%8E%D8%A8%D9%90%D9%8A%D9%87%D9%90

دوسرا راوی حماد ہے:

مگر مشخص نہیں کون سا حماد ہے جو روایت کر رہا ہے، کیونکہ عطاء بن سائب سے دونوں حماد، یعنی حماد بن زید اور حماد بن سلمہ دونوں نے روایت کی ہے جیسا کہ ذہبی نے تصریح کی ہے عطاء کے حالات میں لکھتا ہے:

حَدَّثَ عَنْهُ: إِسْمَاعِيْلُ بنُ أَبِي خالد –وهو من طبقته– والثوري, وابن جريح, وَأَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ, وَرَوْحُ بنُ القَاسِمِ, وَالحَمَّادَانِ

[سير أعلام النبلاء ،الذهبي – شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي ،مؤسسة الرسالة ،سنة النشر: 1422هـ / 2001م ،ج 6 ص 110]

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=960&bk_no=60&flag=1

اسی طرح حجاج بن منہال بھی دونوں حماد سے روایت کرتا ہے ذہبی نے حجاج کے حالات میں تصریح کی ہے:

حَدَّثَ عَنْ: قُرَّةَ بنِ خَالد، وَشُعْبَةَ، وجُوَيرِيَةَ بن أَسْمَاء، وهَمَّام بن يَحْيَى، ويزيدَ بنِ إِبْرَاهِيم التُّسْتَرِيِّ، والحَمَّادَيْنِ

سير أعلام النبلاء ،الذهبي – شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي،مؤسسة الرسالة ،سنة النشر: 1422هـ / 2001م ،ج 10 ص 353

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=1763&idfrom=0&idto=0&f

lag=1&bk_no=60&ayano=0&surano=0&bookhad=0

ابن حجر نے اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ حماد بن سلمہ نے عطاء کا دماغ خراب ہونے کے بعد بھی اس سے روایت لی، ثانیاً طبری کی سند میں مجہول راوی بھی ہے.

تیسرا راوی سفیان ثوری ہے:

ابو داؤد کی سند میں عطاء سے روایت کرنے والا سفیان ہے عطاء کے حالات میں ملاحظہ فرمایا کہ سفیان نے عطاء کا دماغ خراب ہونے کے بعد بھی اس سے روایات لیں مزید یہ کہ سفیان ثوری بدترین تدلیس (تدلیس تسویہ) کا مرتکب تھا (تدلیس تسویہ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ مدلس سند کو اچھا بنانے کے لئے اس میں سے ضعیف یا کم سن راوی کو نکال دے چاہے وہ ضعیف اس کا استاد ہو یا کوئی اور)۔

خطیب بغدادی نے سفیان کا شمار ان افراد میں کیا ہے جو تدلیس تسویہ کے مرتکب تھے لکھتا ہے:

وربّما لَمْ يسقط الْمُدلّس اسم شيْخه الّذي حدَّثه لَكنَّه يُسقطُ ممَّن بعْده في الْإسْناد رجلًا يكُونُ ضعيفًا في الرواية أوْ صغير السّن ويُحسن الْحديث بذلك وكَانَ سُلَيْمانُ الْأعْمش , وسفْيانُ الثَّوريُّ , وبقيَّةُ بن الْوليد يفْعلُون مثْل هذَا "

اور کبھی مدلس اپنے شیخ کا نام تو نہیں نکالتا جس سے روایت کرتا ہے بلکہ اس کا نام نکال دیتا ہے جس سے شیخ نے سنا ہو اس کے ضعیف یا کم سن ہونے کے سبب تاکہ اس کی حدیث اچھی بن جائے، اعمش، سفیان ثوری اور بقیہ بن ولید ایسی ہی تدلیس کرتے تھے۔

[الكفاية في علم الرواية، الامام الحافظ المحدث أبى أحمد بن علي المعروف بالخطيب البغدادي ،المتوفى سنة 463 ھ تحقيق وتعليق الدكتور أحمد عمر هاشم أستاذ الحديث بجامعة الأزهر وعميد كلية أصول الدين بالزقازيق ،الناشر : دار الكتاب العربي جميع الحقوق محفوظة لدار الكتاب العربي بيروت الطبعة الأولى 1405 ھ - 1985 م ،ص 402]

أخبرنا أبو سعيد محمد بن موسي الصيرفي ثنا محمد بن يعقوب الأصم قال لنا العباس بن محمد الدوري قال لنا قبيصة قال لنا سفيان الثوري يوماً حديثاً ترك فيه رجلاً، فقيل له: يا أبا عبدالله فيه رجل؟ قال: هذا أسهل الطريق

قبیصہ نے کہا کہ ایک روز ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی تو(سند میں)ایک آدمی نکال دیا تو اس سے کہا گیا اے ابا عبداللہ اس میں تو ایک آدمی ہے؟ تو کہنے لگا یہ راستہ آسان ہے ۔

[الكفاية في علم الرواية، الامام الحافظ المحدث أبى أحمد بن علي المعروف بالخطيب البغدادي ،المتوفى سنة 463 ه تحقيق وتعليق الدكتور أحمد عمر هاشم أستاذ الحديث بجامعة الأزهر وعميد كلية أصول الدين بالزقازيق ،الناشر : دار الكتاب العربي جميع الحقوق محفوظة لدار الكتاب العربي بيروت الطبعة الأولى 1405 ه - 1985 م ،ص **402]**

http://www.shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/2158_%D8

%A7%D9%84%D9%83%D9%81%D8%A7%D9%8
A%D8%A9-%D9%81%D9%8A-
%D8%B9%D9%84%D9%85-
%D8%A7%D9%84%D8%B1%D9%88%D8%A7%
D9%8A%D8%A9-
%D8%A7%D9%84%D8%AE%D8%B7%D9%8A%
D8%A8-
%D8%A7%D9%84%D8%A8%D8%BA%D8%AF%
D8%A7%D8%AF%D9%8A/%D8%A7%D9%84%
D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_394

علماء اہل سنت نے تدلس تسویہ کو حرام کہا ہے اور اس کے مرتکب کو دھوکے باز، خائن وغیرہ کہا ہے ،لھذا تدلیس تسویہ کرنے والے کی روایت تب تک مردود رہتی

ہے جبتک وہ سند میں موجود ہر راوی کی اس کے استاد سے سماعت کی تصریح نہ کر دے اور سفیان کی سند میں ایسا نہیں ہے لہذا یہ سند بھی مردود ہوئی.

خلاصہ یہ کہ روایت کو امیرالمومنین علیہ السلام سے منسوب کرنے والا ابو عبدالرحمن، دشمن امیرالمومنینؑ تھا یعنی جھوٹا اور منافق تھا۔ اس سے روایت کرنے والا عطاء تھا جس کا دماغ خراب ہو گیا تھا ،معلوم نہیں اس نے یہ روایت ابو عبدالرحمن سے سنی یا کسی اور شخص سے، عطاء سے روایت کرنے والے تین راوی، ابوجعفر، حماد اور سفیان ہیں جنہوں نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے کے بعد سنا ،نیز ابو جعفر کا خود بھی حافظہ خراب تھا ،اسی طرح حماد بن سلمہ کا بھی آخر میں دماغ خراب ہو گیا تھا اور سفیان مدلس تھا۔

پس روایت سنداً باطل و مردود ہے اور قرآن کے خلاف ہے.

روایت قرآن کے خلاف ہے:

اللہ سبحانہ و تعالی ارشاد فرماتا ہے:

انّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الأحزاب 33) بیشک اللہ سبحانہ وتعالی یہ چاہتا ہے کہ رجس (ہر طرح کی ناپاکی) کو آپ اہل بیت سے دور کرے اور آپ کو ایسا پاک کرے کہ جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔

اس آیت کریمہ کی مصداق فقط پانچ بابرکت ہستیاں ہیں .

مسلم اپنی صحیح میں روایت کرتا ہے:

61 - (2424) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: " {إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الأحزاب: 33] "

عائشہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی

صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی، اتنے میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا، پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا، پھر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا بعد اس کے فرمایا: " «إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا» (۳۳-الأحزاب: ۳۳) یعنی "بیشک اللہ سبحانہ و تعالی یہ چاہتا ہے کہ رجس (ہر طرح کی ناپاکی)کو آپ اہل بیت سے دور کرے اور آپ کو ایسا پاک کرے کہ جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔

[صحيح مسلم كِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ 9. باب فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حديث 6261]

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-29118.html

ترمذی نیز روایت کرتا ہے:

3787 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ البَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ.

وَفِي البَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَأَبِي الحَمْرَاءِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے «ربیب» (پروردہ) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آیت کریمہ «إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا» بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ رجس (ہر طرح کی ناپاکی)کو آپ اہل بیت سے دور کرے اور آپ کو ایسا پاک کرے کہ جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔(الاحزاب: ۳۳)، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کے گھر میں اتریں تو آپ نے فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور آپ نے انہیں ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور علی رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک کے پیچھے تھے تو آپ نے انہیں بھی چادر میں چھپا لیا، پھر فرمایا: «اللهم هؤلاء أهل بيتي فأذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا» ”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے ناپاکی کو دور رکھ اور انہیں اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ“، ام سلمہ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں، آپ نے فرمایا: ”آپ اپنی جگہ پر رہو اور آپ نیکی پر ہو۔

[سنن ترمذي،كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

32. باب مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حديث

[3787

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sunan-at-tirmidhi/hadees-no-20273.html

ملاحظہ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالی نے اہل بیت علیہم السلام سے رجس کو دور رکھا ہے رجس ہر قسم کی پلیدی، گناہ، برائی کو کہتے ہیں البتہ قرآن کریم میں کچھ خاص اشیا کو نام بنام رجس کہا ہے، ان میں ایک شراب بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدة 90)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب رجس ہیں جو شیطان کے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

کوئی ناصبی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ آیت تطہیر کے نزول سے پہلے تو اہل بیت علیہم السلام سے رجس دور نہیں ہوگا کیونکہ آیت میں لفظ یرید حال و مستقبل پر دلالت کرتا ہے نہ کہ ماضی پر تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا ارادہ تکوینی ہے نہ کہ تشریعی، تکوینی و تشریعی کی مختصر تعریف یہ ہے کہ موجودات کو وجود میں لانے یا ان کی سرنوشت کے حوالے سے اللہ سبحانہ و تعالی کے ارادے کو ارادہ تکوینی جبکہ اس کے مقابلے میں واجب، مستحب، حرام یا مکروہ جیسے اعمال کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالی کے ارادے کو ارادہ تشریعی کہا جاتا ہے۔ (جیسے کہ

اللہ سبحانہ و تعالی چاہتا ہے انسان سعادتمند ہو کفر نہ کرے شرک نہ کرلے انبیاء اور روز قیامت کا انکار نہیں کرے گناہوں سے بچے)۔

تکوینی و تشریعی ارادوں کی بعض مثالیں قرآن کریم سے پیش کرتے ہیں :

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آل عمران 176)

اور وہ لوگ آپ کو غم میں نہ ڈال دیں جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں، وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیں گے، اللہ ارادہ کرتا ہے کہ آخرت میں انہیں کوئی حصہ نہ دے، اوران کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا ارادہ تکوینی ہے (یعنی اللہ سبحانہ تعالی کا حتمی اور ہمیشہ سے کفار کے متعلق یہی ارادہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں)، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس آیت کے نزول سے پہلے کافر بھی جنت میں جا سکتے تھے بلکہ اس آیت نے اللہ سبحانہ و تعالی کے ارادے کی خبر دی ہے ۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (النساء 26)

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے (قوانین) بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرے، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا ارادہ تشریعی ہے وہ چاہتا ہے انسان اپنے سعادت کے راستے پر چلیں تاکہ اللہ سبحانہ و تعالی ان کی توبہ قبول کرے ،مگر یہاں انسان کو اختیار ہے چاہے ہدایت کی راہ پر چلے یا گمراہی کی ۔

آیت تطہیر میں اللہ سبحانہ و تعالی کے ارادۂ تکوینی ہونے کی بہترین دلیل خود قرآن مجید ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ۚ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (المائدة 6)

اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ سبحانہ و تعالی مومنین کو پاک کرنا چاہتا ہے، یہ ارادہ عمومی ہے، جس میں تمام مومنین شامل ہیں جبکہ آیت تطہیر میں طہارت خاص اہل بیت علیہم السلام کے لئے ہے کیونکہ آیت کی ابتداء میں لفظ(انما) آیا ہے ،لفظ انّما کا آیت کی ابتدا میں ہونا یہ اس آیت کے معنی و مفہوم کو محدود و محصور کرتا ہے، چنانچہ اگر آیت تطہیر میں بھی ارادہ تشریعی تصویر کیا جائے تو قرآن مجید میں تناقض لازم آتا ہے جو محال ہے ۔

سبحان اللہ جن کی پاکیزگی و کمال طہارت کی گواہی دے، جن کی پرورش آغوش مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم میں ہوئی ہو ان پر منافقین شراب نوشی کا اتہام لگاکر اپنے منکرِ قرآن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

جو واقعی شرابی تھے ناصبیوں نے ان کے نام کی حد درجہ پردہ پوشی کی:

چنانچہ بخاری نے انس سے روایت کی ہے:

5582 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ،

فَجَاءهُمْ آت فَقَالَ: إنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا، فَأَهْرَقْتُهَا "

انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب کو کچی اور پکی کھجور سے تیار کی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس وقت ابوطلحہ نے کہا کہ انس اٹھ اور شراب کو بہا دے چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

[صحيح البخاري، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، 3. بَابُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهْيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ، حديث 5582]

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-32468.html

بخاری نے روایت میں ابوبکر و عمر کا نام حذف کر دیا:

ابن حجر اس روایت کی شرح میں لکھتا ہے :

مَا أَوْرَدَهُ بن مَرْدَوَيْهِ فِي تَفْسِيرِهِ مِنْ طَرِيقِ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا فِيهِمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ مَعَ نَظَافَةِ سَنَدِهِ وَمَا أَظُنُّهُ إِلَّا غَلَطًا وَقَدْ

أَخْرَجَ أَبُو نُعَيْم فِي الْحلْيَة فِي تَرْجَمَة شُعْبَة من حَديث عَائشَة قَالَتْ حَرَّمَ أَبُو بَكْر الْخَمْر عَلَى نَفْسه فَلَمْ يشْرِبْهَا فِي جَاهلِيَّة وَلاَ إِسْلَام وَيحْتَمل إِنْ كَانَ مَحْفُوظًا أَنْ يَكُونَ أَبو بَكْرٍ وعُمَر زَارا أَبَا طَلْحَةَ فِي ذَلك الْيوم ولَمْ يشْربا معهم

ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں عیسی بن طہمان کے واسطہ سے انس سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر و عمر بھی اس شراب نوشی میں شامل تھے۔(پھر ابن حجر اپنا تبصرہ نقل کرتا ہے)

مگر صاف ستھری سند ہونے کے باوجود یہ منکر ہے میں گمان کرتا ہوں کہ اس میں غلطی ہوئی ہے، اور ابو نعیم نے حلیہ میں شعبہ کے حالات میں عائشہ کی حدیث بیان کی ہے کہ عائشہ نے کہا کہ ابوبکر نے اپنے اوپر شراب کو حرام کر لیا تھا نہ کبھی جاہلیت میں پی اور نہ اسلام لانے کے بعد۔

اور یہ بھی احتمال ہے شاید وہ دونوں ابو طلحہ کی ملاقات کو آئے ہوں اور ان لوگوں کے ساتھ شراب نہ پی ہو۔

[فتح الباري شرح صحيح البخاري ،ابن حجر العسقلاني - أحمد بن علي بن حجر العسقلاني ،دارالريان للتراث ،سنة

النشر: 1407هـ / 1986م ،كتاب الأشربة ،باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر ،**ج 10 ص40/41]**

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=10203&idto=10208&bk_no=52&ID=3125

ابن حجر نے خود اعتراف کیا ہے کہ ابن مردویہ کے سند صاف ستھری ہے۔

البتہ ابن حجر نے ابو نعیم کی جس روایت سے اسے رد کرنے کی ناکام کوشش کی وہ اس لائق نہیں کہ اس سے احتجاج کیا جا سکے ،مگر ابن حجر کی طرح دیگر نواصب بھی اس روایت کو ابوبکر کی فضیلت میں نقل کر کے اس حدیث سے احتجاج کرتے ہیں، بطور مثال غلام مصطفی ظہیر امن پوری ناصبی نے بھی اس روایت کو ابوبکر کی فضیلت میں نقل کر کے حسن کہا.

حَرَّمَ أَبُو بَكْرٍ، الْخَمْرَةَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمْ يَشْرَبْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا إِسْلَامٍ

"سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کبھی شراب نہیں پی، جاہلیت میں نہ اسلام میں، انہوں نے خود پر اسے حرام قرار دے رکھا تھا۔"

(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم اصبہانی : 7/160، وسندہ حسن)

https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%B5%D8%AF%DB%8C%D9%82-%D9%88-%D9%81%D8%A7%D8%B1%D9%88%D9%82-%D8%A7%D9%88%D8%B1-/%D8%B4%D8%B1%D8%A7%D8%A8.36127

مگر حسن تو کجا یہ روایت ضعیف بھی نہیں بلکہ جھوٹی ہے مکمل سند و متن ملاحظہ فرمائیں :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآجُرِّيُّ، وَأَبُو إِسْحَاقَ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ السَّاجِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " حَرَّمَ أَبُو بَكْرٍ، الْخَمْرَةَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمْ يَشْرَبْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا إِسْلَامٍ

عائشہ نے کہا کہ ابوبکر نے اپنے اوپر شراب کو حرام کر لیا تھا نہ کبھی جاہلیت میں پی اور نہ اسلام میں۔

[الكتاب: حلية الأولياء وطبقات الأصفياء

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (ت ٤٣٠ هـ)

الناشر: مطبعة السعادة - بجوار محافظة مصر

عام النشر: ١٣٩٤ هـ - ١٩٧٤ م **ج 7 ص 160]**

https://shamela.ws/book/10495/10683

سند میں کذاب و مجہول راوی ہیں مگر ان تمام عیوب سے چشم پوشی کرتے ہوئے فقط ایک خامی کا ذکر کرتے ہیں جس سے روایت کا بطلان واضح ہو جاتا ہے ۔

اگر ابن ابی داؤد کا استاد عباد بن زیاد اسدی ہے تو اس کی توثیق کسی سے ثابت نہیں البتہ عباد بن زیاد نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا جیسا کہ ابن عدی نے ذکر کیا ہے :

1182- عَباد بن زِياد، كوفي، وقيل: عَبَادة بن زِياد الأسدي.

سمعت إبراهيم بن مُحمد بن عيسَى يقول: سَمعت موسى بن هارون الحمال يقول عَبَادة بن زياد الكوفي تركت حديثه.

[الكتاب: الكامل في ضعفاء الرجال ،المؤلف: أبو أحمد بن عدي الجرجاني (ت ٣٦٥ هـ) ،تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض ،شارك في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة

الناشر: الكتب العلمية - بيروت-لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ ١٩٩٧ م ،**ج 5 ص 560**]

https://shamela.ws/book/12579/2676

اور اگر وہ عبادة بن زياد الأسدي ہے تو ابن ابی داؤد سے اس کی روایات منقطع ہیں، ذہبی و ابن حجر نے عباد و عبادہ کے حالات خلط کر دئے ہیں ان دونوں کو ایک ہی شخص سمجھ لیا ہے جبکہ ابن ابی حاتم نے عبادہ بن زیاد نام سے اس کے حالات نقل کئے ہیں اور ابن عدی نے عباد بن زیاد نام سے ذہبی و ابن حجر نے ان دونوں کو ایک ہی سمجھ لیا عبادہ کی وفات ذہبی و ابن حجر نے 231 ہجری ذکر کیا ہے۔

تُوفّي سنة إحدى وثلاثين بالكوفة.

[الكتاب: تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان

الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

حققه وضبط نصه وعلق عليه: د بشار عوّاد معروف

الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م **ج 5 ص844]**

https://al-maktaba.org/book/31912/8834

مات بالكوفة سنة إحدى وثلاثين ومائتين، وبعضهم سماه عبادا.

[ميزان الاعتدال في نقد الرجال ،تأليف :أبي عبد الله محمد بن

أحمد بن عثمان الذهبي المتوفى سنة 748 هجرية، تحقيق :على

محمد البجاوي، دار المعرفة للطباعة والنشر بيروت –لبنان

[الكتاب: لسان الميزان ،المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ)

المحقق: دائرة المعرف النظامية - الهند

الناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات بيروت - لبنان

الطبعة: الثانية، ١٣٩٠هـ /١٩٧١م، **ج 3 ص 235]**

https://shamela.ws/book/12063/1472

جبکہ ابن ابی داؤد کا سنہ ولادت 230 ہجری ہے جیسا کہ ذہبی نے ذکر کیا ہے.

ولد بسجستان في سنة ثلاثين ومائتين .

[سير أعلام النبلاء ،الذهبي - شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي ،مؤسسة الرسالة ،سنة النشر: 1422هـ / 2001م

،ج 13 ص222]

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=2516&bk_no=60&flag=1

کیا ایک سال سے کم عمر کا بچہ روایت سن کر محفوظ رکھ سکتا ہے؟

پس تسلیم کرنا ہوگا کہ عباد بن زیاد ساجی کوئی مجہول شخص ہے لہذا روایت جھوٹی اور مردود ہے۔

ابو نعیم نے اپنی دوسری کتاب معروفہ الصحابہ میں اس مضمون کی چند روایات مزید نقل کی ہیں ان کی بھی حالت بیان کر دیتے ہیں تاکہ کسی کو کلام کا موقع نہ ملے اور حجت تمام ہو جائے:

١١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جعفر، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بسْطَام، قَالَ :حدَّثني أَخِي، مُحَمَّدٌ، قَالَ :ثنا أَبِي، عن ابنِ أَبِي عدِيّ، عن شُعْبَةَ، عن ابن أَبِي الرجال، عن عمرة، عن عائشة، قَالَتْ» :حرَّم أَبو بكر رضي الله عنه الْخَمر عَلَى نفْسه، فَلَم يشْرِبهَا في جَاهليَّة ولَا إسْلَام«

عائشہ نے کہا کہ ابوبکر نے اپنے اوپر شراب کو حرام کر لیا تھا نہ کبھی جاہلیت میں پی اور نہ اسلام میں۔

[الكتاب: معرفة الصحابة

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن

موسى بن مهران الأصبهاني (ت ٤٣٠هـ)

تحقيق: عادل بن يوسف العزازي

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض

الطبعة: الأولى ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م،**ج 1 ص 33]**

https://al-maktaba.org/book/10490/128#p

یہ روایت جھوٹی ہے اس کی سند میں مجہول افراد موجود ہیں:

محمد بن احمد بن بسطام، اور اس کے باپ کی توثیق درکار ہے۔

١٠٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ» :لَقَدْ حَرَّمَ أَبُو بَكْرٍ الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ«

عائشہ نے کہا کہ ابوبکر نے شراب کو جاہلیت میں ہی (اپنے اوپر) حرام کر لیا تھا۔

[الكتاب: معرفة الصحابة

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن

موسى بن مهران الأصبهاني (ت ٤٣٠هـ)

تحقيق: عادل بن يوسف العزازي

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض

الطبعة: الأولى ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م،ج 1 ص 33]

https://al-maktaba.org/book/10490/127

یہ روایت بھی جھوٹی ہے سند میں راوی عبدالملک بن یحیی بن بکیر مجہول ہے۔

١٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْراهِيمَ بْنِ عَاصِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيبَةَ، ثَنَا عِمْرانُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا أَبُو الْتقِي، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ :أَخبرنِي الزُّهْرِيُّ، عن عُروَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ» :واللهِ لَقَدْ تَرَكَ أَبُو بَكْرٍ شُرْبَ الْخَمرِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وما ارتاب أَبُو بَكْرٍ فِي اللهِ مُنْذُ أَسْلَمَ«

عائشہ نے کہا کہ ابوبکر نے جاہلیت میں ہی شراب کو چھوڑ دیا تھا۔

[الكتاب: معرفة الصحابة

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (ت ٤٣٠هـ)

تحقيق: عادل بن يوسف العزازي

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض

الطبعة: الأولى ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م،ج **1** ص **33**]

https://almaktaba.org/book/10490/126#p1

یہ روایت بھی جھوٹی ہے سند میں ابو تقی عبد الحمید بن إبراہیم ہے، جس پر ائمہ نواصب نے سخت جرح کی ہیں۔

ابو حاتم نے کہا: **ليس هذا عندي بشئ رجل لا يحفظ وليس عنده كتب**

وہ میرے نزدیک کچھ بھی نہیں نہ تو حفظ کر پاتا اور نہ اس کے پاس کتابیں تھیں (کہ ان سے دیکھکر نقل کرتا)

[الكتاب: الجرح والتعديل،المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد بن إدريس بن المنذر التميمي الحنظلي الرازي (ت ٣٢٧ هـ)

الناشر: مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، بحيدر آباد الدكن – الهند ،الطبعة: الأولى، ١٢٧١ هـ - ١٩٥٢ م ،**ج 6 ص 8**]

https://shamela.ws/book/2170/2512

ذہبی لکھتا ہے: روى له النسائي حديثا واحدا متابعة، وقال: ليس بشيء

نسائی نے اس سے ایک روایت متابعت میں لی اور کہا وہ کچھ بھی نہیں تھا

[الكتاب: تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

حققه وضبط نصه وعلق عليه: د بشار عوّاد معروف

الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت ،الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م ،ج 5 ص367]

https://shamela.ws/book/35100/4676

١١١ - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّد بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا جعفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سنان، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي حُمَيْد، ثَنَا الْفَرَج بْنُ عبَّاد الْوَاسطِيُّ، عَنِ الْحسن بْنِ حبيب، عَنْ أَيُّوب السَّخْتِيانِي، عَنْ أَبِي الْعالِيَة، قَالَ " :سُئِلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي مَجْمعٍ من أَصْحاب رسول الله صلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّم: هل شربْت خَمْرا فِي الْجَاهلِيَّة؟ قَالَ :أَعُوذُ بالله، قَالُوا :ولِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ :كُنْتُ أَصُونُ عرضي وأَحْفَظُ مروءتي، لأَنَّه من شرب الْخَمر كَانَ لعرضه ومروءته مضيِّعا، فبلغ ذَلك رسولَ الله صلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّم فَقَالَ» :صدَقَ أَبو بَكْرٍ، صدَقَ أَبو بَكْرٍ«

ابو العالیہ ریاحی نے روایت کیا ہے کہ مجمعِ اصحاب میں ابوبکر سے دریافت کیا گیا کہ تونے زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب پی ہے ؟کہا :پناہ بخدا ، اس پر کہاگیا : یہ کیوں ؟ کہا : میں اپنی مُرَوَّت و آبرو کی حفاظت کرتا تھا اور شراب پینے والے کی

مروت و آبرو برباد ہوجاتی ہے۔ یہ خبر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی تو فرمایا ابو بکر نے سچ کہا ابوبکر نے سچ کہا۔

[الكتاب: معرفة الصحابة

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (ت ٤٣٠هـ)

تحقيق: عادل بن يوسف العزازي

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض

الطبعة: الأولى ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م،**ج 1 ص 33**]

https://shamela.ws/book/10490/129

یہ روایت بھی جھوٹی ہے سند میں احمد بن ابی حمید اور فرج بن عباد دونوں مجہول ہیں بلکہ ابو عالیہ کی ابو بکر سے روایت غیر محفوظ ہے جیسا کہ ابو حاتم نے کہا :

روى عن أبي بكر رضي الله عنه، وهو غير محفوظ

[الكتاب: الجرح والتعديل

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد بن إدريس بن المنذر التميمي الحنظلي الرازي (ت ٣٢٧ هـ)

الناشر: مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، بحيدر آباد الدكن - الهند،

الطبعة: الأولى، ١٢٧١ هـ - ١٩٥٢ م،**ج 3 ص510]**

https://shamela.ws/book/2170/1468#p1

پس ابوبکر کی شراب سے دوری کے متعلق تمام روایات جھوٹی ثابت ہوئیں

ہم نے سہل انگیزی سے کام لیا اور اسناد کی سب خامیاں کو ذکر نہیں کیا، اگر سب کا ذکر کیا جاتا تو مضمون کافی طولانی ہو جاتا لہذا اختصار کے سبب انہیں پر اکتفا کرتے ہیں.